ناشر بہارِ اسلام پبلیکیشنز
گجرپورہ سکیم لاہور-0313-4642506

احوال و آثار

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

بھار اسلام پبلی کیشنز لاھور

0313-4642506

نام کتاب .... احوال و آثار: علامہ عبدالعزیز پرہاوی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ .... متین کاشمیری
اشاعت اول (حصہ اول) ....
اشاعت دوم (حصہ اول و دوم) .... نومبر 2013ء
صفحات 176
قیمت .... 180 روپے
ناشر .... بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور

ملنے کے پتے

بہار اسلام پبلی کیشنز گجرپورہ سکیم لاہور 0313-4642506

مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور — مکتبہ رضائے مصطفیٰ میلاد چوک گوجرانوالہ
والضحیٰ پبلی کیشنز سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور — کتب خانہ حاجی نیاز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ قادریہ فوہارہ چوک گجرات — کتب خانہ حاجی مشتاق اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ جلالیہ فوہارہ چوک گجرات — مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف
حافظ بک ایجنسی سیالکوٹ — ادارہ اسلامیات نزد ریلوے پھاٹک منڈی بہاؤالدین
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ — مکتبہ فریدیہ ساہیوال
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ — اقراء بک سیلرز فیصل آباد
غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ — چشتی کتب خانہ فیصل آباد
مکتبہ الفرقان اردو بازار گوجرانوالہ — کتب خانہ مقبول عام کوتوالی بازار فیصل آباد
مکتبہ فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد — احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

حسن ترتیب

منقبت در توصیف علامہ پرہاروی

پادشاہ مقبلاں عبدالعزیز
آفتاب چشتیاں عبدالعزیز

رہبر شرع و طریقت، باخدا
پیشوائے کاملاں عبدالعزیز

آں مبلغ حامی دین نبی ﷺ
رہنمائے سالکاں عبدالعزیز

مخزن سر حقیقت باصفا
عارف راز نہاں عبدالعزیز

قبلہ گاہ اہل دیں ارباب حق
مرشد پیر و جواں عبدالعزیز

من چہ گفتہ شان او ذی احتشام
موج بحر بیکراں عبدالعزیز

داعی اعلائے کلمہ حق، متیں
شاہ مردان زماں عبدالعزیز

❁❁❁❁❁❁
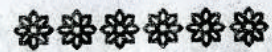
ہدیہ تشکر

راقم السطور کتاب ھذا کی ترتیب تحقیق، تفویض کے سلسلے میں حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ بانی مرکزی مجلس رضا پاکستان لاہور، جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور، مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب، مدیر ماہنامہ ''المعارف'' لاہور، جناب انجم رحمانی صاحب سابق ڈائریکٹر میوزیم لاہور، جناب ابوالطاہر فدا حسین فدا مدیر ماہنامہ ''مہر و ماہ'' لاہور، فاضل محترم جناب مرزا غلام قادر صاحب مرحوم لاہور، جناب پروفیسر جعفر بلوچ صاحب مرحوم گورنمنٹ سائنس کالج لاہور، جناب منصور اصغر صاحب مجلس خدام اسلام لاہور، جناب پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی صمدی رحمۃ اللہ علیہ، چشتیہ اکیڈمی فیصل آباد، جناب غلام حسن میرانی نوشاہی صاحب اردو اکیڈمی بہاولپور، جناب محمد نعیم طاہر سہروردی سنجر پور صادق آباد، مفتی محمد راشد نظامی ملتان، مولانا اسد نظامی جہانیاں، خانیوال، مولانا عبدالعزیز نظامی کوٹ ادو، سید شاہ جہاں شاہ کوٹ ادو، محمد شفیع کوثر صاحب کوٹ ادو، صوفی عبدالرحمٰن شکیب کوٹ ادو، صوفی محمد بیاض سونی پتی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ ادو، محمد قاسم راز کوٹ ادو، کا تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے راقم کو خاصا قابل قدر مواد فراہم کیا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور ان حضرات کا بھی سپاس گزار ہوں جن کی کتب، رسائل، اخبارات، مضامین سے راقم الحروف نے استفادہ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان سب کو اجر جزیل سے نوازے اور انہیں ان کے ہر نیک مقصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔ (آمین)

پیش لفظ

از: پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی صدری بانی چشتیہ اکیڈمی، فیصل آباد

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی چشتی نظامی کی سوانح حیات جناب متین کاشمیری صاحب کی تحقیق ہے جسے انہوں نے احوال آثار حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی کے نام سے ترتیب دیا ہے۔

مجدد سلسلہ چشتیہ محب النبی حضرت مولانا محمد فخر الدین فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے عظام میں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا اسماء گرامی سب سے نمایاں ہے۔ جن کے بارے میں حضرت فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ماکھن پنجابی لے گئیو چھاچھ پئے سنسار

حضرت قبلہ عالم نے مہار شریف میں بیٹھ کر ایک عالم کو اپنے فیضان روحانی سے منور فرمایا۔ آپ کے بے شمار خلفاء اور مریدین مجاز تھے جن میں ایک حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنھوں نے ملتان شریف کے تاریخی علمی اور روحانی شہر کو مرکز بنا کر علم وعرفاں کا چشمہ فیض جاری کیا۔

آپ کے خلفاء میں حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی کے اسمائے گرامی خاص طور پر نمایاں ہیں۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی، حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، مرید وخلیفہ مجاز، اور منظور نظر تھے۔ آپ کا شمار سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے عظیم المرتبت مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے صرف بتیس سال کی عمر پائی مگر اس قلیل حیات

مستعار میں مختلف علوم وفنون بھی حاصل کیے اور ان پر تقریباً دوسو سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ جس موضوع کو بھی لیا اس کا حق ادا کر دیا۔ آپ کی تصانیف میں ایک تصنیف ایسی بھی ہے، جس کی تلاش مفکر اسلام حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو بھی تھی۔

مصنف کتاب جناب متین کاشمیری صاحب نے حضرت علامہ پرہاروی کے احوال وآثار کو درج ذیل عنوانات سے مزین کیا۔ آباؤ اجداد، ولادت باسعادت، حصول علم، ارادت وخلافت، خصائل وفضائل، تبحر علمی، غیرت اسلامی وملی، حق گوئی و بے باکی، ذہانت ونکتہ فہمی، مشرب ومسلک، تحقیق وتنقید، شعروشاعری، تصنیف وتالیف، مناکحت واولاد، تلامذہ، وصال ومدفن وغیرہ، ابتدا میں کوٹ ادو کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بستی پرہاراں شریف کا تعارف بھی بڑی خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب ایک تاریخی دستاویز بھی ہے۔ خاندان چشتیہ عالیہ کے ایک نامور بزرگ کی سوانح حیات بھی ہے اور ملفوظات وتالیفات سلسلہ چشتیہ کی متبرک تصنیف بھی۔ یقیناً چشتیہ لٹریچر میں یہ تصنیف گراں قدر اضافہ ہے۔ میں اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھے حضرت علامہ پرہاروی کا مکمل ومفصل تعارف جناب متین کاشمیری کی اس تصانیف سے ہوا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ، نظامیہ فخریہ کی اس عظیم المرتبت شخصیت کے احوال وآثار سے مجھے اس تصنیف سے حقیقی آگہی حاصل ہوئی۔ ایسی بلند پایہ شخصیت پر اس بھرپور انداز میں تحقیق وترتیب کے بعد اس کتاب کو شائع کرنا جناب متین کاشمیری صاحب کا ہی کام ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ کوٹ ادو میں رہ کر تصنیف وتالیف وتحقیق کے ایسے کارنامے سرانجام دینا کتنا کٹھن کام ہے، جسے وسائل کی تمام کمیوں کے باوجود جناب متین کاشمیری صاحب نے سخت کوشش وپیہم کوشی کی بدولت خوبصورتی سے مکمل کیا ہے۔

جناب متین کاشمیری صاحب کی یہ علمی کاوش قابل صد تحسین ہے۔ میں دلی

مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید علمی و تحقیقی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل سلسلہ و ارباب علم و دانش سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جناب متین کاشمیری کی بیش از بیش حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ متین کاشمیری صاحب کو دونوں جہانوں میں اجر عظیم عطا فرماتے۔ (آمین ثم آمین)

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں

افتخار احمد چشتی سلیمانی صدی

☆☆☆☆☆☆

☆......تعارف......☆

از محمد نعیم طاہر سہروردی ایم۔اے، بی ایڈ
ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سنجر پور

حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت خواجہ حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ ملتان شریف میں جو علم و عرفاں کا چشمہ جاری کیا تھا، اس چشمہ فیضان سے ہزاروں تشنگان معرفت سیراب ہوئے۔ آپ نے ارشاد و تلقین کا ایسا ہنگامہ برپا کیا کہ سارا علاقہ ان کی شعلہ نفسی سے گرم ہو گیا اور آپ کی باطنی تربیت سے کئی حضرات آسمان ولایت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ انہی مردان خدا میں سے عالم ربانی، عارف حقانی، کاشف رموز نہانی حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

آپ ابتدائی عمر ہی میں خانقاہ حافظیہ میں تشریف لے آئے اور حضرت قبلہ حافظ صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ جملہ علوم کی تکمیل کی۔ آپ کو ۲۷۰ علوم پر دسترس حاصل تھی اور علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ روزگار تھے۔ حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ ہی میں آپ کے علمی تبحر و تقدس کو شہرت دوام حاصل ہو گئی تھی۔ آپ اعلیٰ پایہ کے مصنف اور فن تحریر میں ید طولیٰ کے مالک تھے۔ آپ نے صرف بتیس سال کی عمر میں مختلف علوم پر تقریباً دو سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے اکثر کتب آج بھی مدارس عربیہ میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔

المختصر حضرت علامہ کا وجود مسعود تمام اہل اسلام کے لیے نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھا

باب دوم……☆

ولادت قبل معاشرتی حالات

تیرہویں صدی ہجری کا دور آغاز پرفتن اور پرآشوب تھا۔ معاشی و معاشرتی ابتری کا اندازہ ان حالات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ہندوستان، افغانستان، پنجاب اور ملتان میں بیک وقت رونما ہوتے رہے۔ ہندوستان میں مرکزی حکومت نہ ہونے کی حد تک کمزور پڑ چکی تھی۔ طوائف الملوکی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ پنجاب میں سکھوں کی ٹولیاں لوٹ مار، دہشت گردی اور معاندانہ سازشوں میں بدنام ہو چکی تھیں۔ ملتان کے نواحی سردار ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے تھے۔ سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ وہ قوت جو بیرونی حملہ آوروں کی سرکوبی کے لیے استعمال ہونا چاہیے تھی، اپنوں ہی کے خلاف صرف ہونے لگی۔ بعض ناعاقبت اندیش امراء ہوس اقتدار سے مغلوب ہو کر چڑھتے سورج کی پوجا میں کوشاں تھے۔ ملتان اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں کا سکون ختم ہو چکا تھا۔ قتل و غارت اور آتش زنی کے اثرات نظر آنے لگے۔ لوگ متذبذب ہو کر اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر رہے تھے۔ مسلمانوں کی ثقافت و معیشت تباہ ہو چکی تھی۔ اسلامی شعار کو نقصان پہنچ رہا تھا۔ غرضیکہ اسلامی دنیا اس خارجہ و داخلی انتشار کا شکار ہو کر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ یہی وہ دور تھا جس میں حاجی الحرمین نواب مظفر خان شہید رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۷۹ء میں ناظم ملتان کے عہدے پر فائز ہو چکے تھے۔ (۱)

---

(۱)…… ضلع مظفر گڑھ، تاریخ ثقافت تے ادب، سرائیکی، ص ۶۴، تاریخ پنجاب۔
نواب مظفر خان شہید ملتانی اور اس کا عہد، اے ہسٹری آف دی سدوزئی افغانز آف دی ملتان

ولادت باسعادت:

زبدۃ الاولیاء، سرخیل اصفیاء، عارف باللہ، منبع علم و حکمت، علامۃ الدہر، اما العارفین، سلطان الفضلاء، مقدام الفقہاء، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، قطب الموحدین، شیخ الاسلام والمسلمین، آفتاب ہدایت، ماہتاب فکر و فن، صاحب علم و عمل، جامع المنقول والمعقول، ماہر الفروع والاصول، المفسر، مجتہد العصر، المحقق، المحدث، حضرت علامہ ابوعبدالرحمٰن عبدالعزیز بن ابوحفص احمد بن القرشی پرہاروی چشتی نظامی قدس سرہ السامی کی ولادت باسعادت ۱۲۰۶ھ بمطابق ۱۷۹۲ء میں ہوئی۔ (۲)

بعض موخین اور تذکرہ نویسوں نے آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف کیا ہے لیکن ان حوالہ جات کے مطابق یہ تاریخ ولادت مستند و معتبر ہے کیونکہ علامہ پرہاروی کے قریبی زمانہ کے مولوی شمس الدین نے "مترجم الاکسیر" (۳) میں آپ کی عمر بتیس سال لکھی، مولوی محمد برخوردار ملتانی نے حاشیہ النبراس (۴) میں تیس بتیس سال اور مولوی عبدالحی لکھنوی نے نزہۃ الخواطر (۵) میں آپ کی عمر تیس سال سے اوپر لکھی ہے۔

علاوہ ازیں موجودہ دور میں مولانا محمد موسیٰ نے بغیۃ الکامل السامی (۶)، مولانا محمد اشرف سیالوی نے النبراس (۷)، مولانا نور احمد فریدی مشائخ چشت (۸) میں آپ کی عمر تیس یا بتیس سال درج کی ہے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے فقہائے پاک و ہند (۹) مولانا اسد نظامی نے مشائخ نمبر الہام (۱۰) میں آپ کی عمر تینتیس سال لکھی ہے جبکہ پروفیسر ضمیر الحسن چشتی نے اپنے تحقیقی مقالہ، (۱۱) میں آپ کی عمر

---

(۲)…… آیات ادب، ص: ۲۵…… فقہائے پاک و ہند، جلد: دوئم، ص: ۱۰۰
(۳)…… جلد سوئم، ص ۷۲۳ (۴)…… صفحہ نمبر: ۱ (۵)…… جلد ہفتم، ص ۲۷۸
(۶)…… صفحہ: ۸۸ (۷)…… صفحہ نمبر: ۱ (۸)…… صفحہ نمبر: ۲۹۶
(۹)…… جلد دوئم ص ۱۰۰ (۱۰)…… صفحہ نمبر: ۳۰ (۱۱)…… صفحہ نمبر: ۱۲

ساکن مڈا، معروف کند یکے۔(۱۱)

زمرد اخضر اور مشک عنبر دونوں کو یکجا کر کے حاجی چراغ دین، سراج دین تاجران کتب، کشمیری بازارن ۱۹۲۶ء بمطابق ۱۳۴۵ھ میں شائع کیا۔ ان کا اردو ترجمہ حکیم محمد منیر اختر نے کیا۔ جو ادارہ طبیب حاذق شاہ دولہ روڈ، گجرات سے شائع ہوا۔

ان کتب کے دو عدد قلمی نسخے حضرت حکیم محمد موسی امرتسری نے لاہور عجائب گھر کی لائبریری کو وقف فرمائے، جن کا مختصر تعارف یہ ہے:

ا۔رسالہ زمرد اخضر یاقوت احمر (قلمی) کتابت ۱۹۱۶ء، کاتب: نظام الدین، تاریخ کتابت: ۱۹ بھاگن دسمبر ۱۹۱۶ سطور: ۱۵ فی صحہ، متن: کالی روشنائی سے سرخیاں شنگرفی، ہر صفحہ باجدول اوراق: ۵۷ تفصیل: خصوصیات مشک عنبر، زمرد یاقوت وغیرہ، سائز: ۱۵x۲۳ سم ۱۰۳۴mss ۱۵۹/۸۶

۲۔العنبر بالمسک

عربی، خط: نسخ، ۱۸ سطور فی صفحہ، متن: کالی روشنائی، کاتب: نور احمد بن میاں روڈا، تاریخ کتابت: دسمبر ۱۹۲۶ء/ ۱۳۳۶ھ، تعداد اورقا: ۱۲، سائز ۵، ۲۵x۱۶ سم، ۶۴۴mss/۸۶-۱۱۴۹۔(۱۲)

۹۔کوثر النبی فی اصول حدیث (عربی) دو جلد:

اصطلاحات حدیث کے موضوع پر ہے۔ ابتدائی حصہ مکتبہ قاسمیہ، چوک فوارہ، ملتان سے ۱۳۸۳ھ میں شائع ہوا۔ اس کا قلمی نسخہ مکتوبہ ۱۳۲۴ھ خانقاہ سراجیہ، کتاب خانہ سعیدیہ کندیاں میں موجودہ ہے۔(۱۳)

(۱۱)……فہرست مخطوطات، جلد سوئم ص ۳۲۸۷

(۱۲)……حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صفحہ: ۷۳-۷۵

(۱۳)……کتاب خانہ ہائے پاکستان، جلد اول، ص ۱۶۱

اس کتاب کی تلخیص منتخب کوثر النبی کے نام سے محمد جی نامی ایک عالم نے کی جس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے۔ نمبر: ARB۱۹/۱۸۲۳، اوراق: ۲۷ سطور: ۲۶ تقطیع: ۱۵ سم خط: شکستہ آمیز کاتب: غلام محی الدین تاریخ کتابت: ۱۲۸۴ھ (۱۴)

اس کا ایک اور قلمی نسخہ نامکمل جلد دوئم جامعہ رشیدیہ شاہدرہ کی لائبریری میں موجود ہے۔(۱۵)

اس کی جلد دوئم کا قلمی نسخہ مولانا عبدالکریم جامپوری مدرس انوار العلوم ملتان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ علامہ کے وصال کے بعد خدا معلوم اس کا کیا حشر ہوا۔

اس کتاب پر منہاج یونیورسٹی سے پروفیسر محمد نواز ظفر نے ۲۰۰۸ء میں ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

۱۰۔النبراس شرح لشرح عقائد (عربی)

علامہ ابو حفص نجم الدین عمر بن محمد معروف بہ نجم النسفی ۵۳۷ھ نے عقائد اہل سنت پر ایک مختصر رسالہ لکھا جس کی کثرت سے شرحیں لکھی گئیں۔ جن میں علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۲ھ) کی شرح متداول ہے جس پر علامہ پرہاروی نے ۱۲۳۹ھ میں شرح مکمل لکھی جو "النبراس" کے نام سے ہے۔(۱۶)

جو سب سے پہلے مصر سے شائع ہوئی۔(۱۷)

۱۳۱۸ھ میں حاجی دین محمد اینڈ سنز نے لاہور سے طبع کیا جس میں مولانا محمد برخوردار ملتانی کا حاشیہ موجود ہے۔ جو انہوں نے ۱۳۱۶ھ میں تحریر فرمایا۔ مولانا اسد نظامی کا بیان ہے کہ انہوں نے بعض مقامات پر اپنی طرف سے رائے قائم کی ہے۔

(۱۴)……فہرست مفصل، جلد اول ۴۲-۴۴ (۱۵)……تحقیقی مقالہ، علامہ عبدالعزیز الفرہاروی، ص ۹۱

(۱۶)……تذکرہ علمائے پنجاب، جلد اول، ص ۲۹۷

(۱۷)……ہفت روزہ سفینہ خبر ۱۰ جولائی ۱۹۸۹ء